بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ تقلید

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ابتدائیہ:

1: شریعت کے دو اجزاء ہیں؛(1)عقائد (2) مسائل

عقائد میں بنیادی عقیدہ "توحید" ہے جبکہ مسائل میں بنیادی مسئلہ "تقلید" ہے۔

2: سورۃ الفاتحہ ام الکتاب یعنی قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔ اس میں بنیادی دو مسئلے ہیں، آدھی میں توحید اور آدھی میں تقلید۔

مسئلہ تقلید کو سمجھنے کیلئے چار چیزوں کا سمجھنا ضروری ہے:

نمبر1: تعریف تقلید

نمبر2: دلائل تقلید

نمبر3: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات

نمبر4: ترک تقلید کے نقصانات

فائدہ: تقلید کی اہمیت

اہمیت نمبر1: تمام اختلافی مسائل کی بنیاد تقلید اور ترک تقلید ہے۔ اگر یہ حل ہو جائیں تو تمام مسائل حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اہمیت نمبر2: اگر تقلید (بڑوں پر اعتماد) والا مزاج بن جائے تو امت میں اتحاد ہو سکتا ہے۔

اہمیت نمبر3: اس دور میں منکرین تقلید نے تقلید کو عقیدہ کی حیثیت دی ہے، مقلدین پر کفر و شرک کے فتوے لگائے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس مسئلہ میں تیاری عقیدے کی حیثیت سے کرنی چاہیے۔

واقعہ شیخوپورہ: ایک بچہ جس نے اپنی ممانی غیر مقلدن سے مناظرہ کیا کہ تقلید ایمان ہے یا شرک؟ اگر ایمان ہے تو تمہارا نظریہ ختم، اگر شرک ہے تو میرے ماموں سے نکاح ختم، کیونکہ وہ مقلد ہے۔

ان تین اہمیتوں کی وجہ سے سب سے پہلے مسئلہ تقلید کو ذکر کرنا چاہیے۔

نمبر1: تعریف تقلید

تقلید کا لغوی معنیٰ:

1: القلادة التی فی العنق... ومنه التقلید فی الدین. (مختار الصحاح لمحمد بن ابی بکر الرازی ص560)

2: التقلید لغةً جعل القلادة فی العنق. (کشاف اصطلاحات الفنون ج2 ص1178)

فائدہ:

قلادہ کا معنیٰ "پٹہ" بھی ہے اور "ہار" بھی۔

1: قلادہ بمعنیٰ "پٹہ"

قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا... أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیۡہِ. (صحیح البخاری ج1ص230باب من قلد القلائد بیدہ)

عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا قَالَتۡ کُنۡتُ أَفۡتِلُ قَلَائِدَ الۡغَنَمِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم الحدیث. (صحیح البخاری: ج1ص230باب تقلید الغنم)

:2 قلادہ بمعنی "ہار"

عَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا قَالَتۡ هَلَکَتۡ قِلَادَةٌ لِأَسۡمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِی طَلَبِہَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَیۡسُوا عَلَی وُضُوءٍ وَلَمۡ یَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوۡا وَهُمۡ عَلَی غَیۡرِ وُضُوءٍ فَذَکَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَأَنۡزَلَ اللّٰہُ آیَةَ التَّیَمُّمِ زَادَ ابۡنُ نُمَیۡرٍ عَنۡ هِشَامٍ عَنۡ أَبِیہِ عَنۡ عَائِشَةَ اسۡتَعَارَتۡ مِنۡ أَسۡمَاءَ. (صحیح البخاری: ج2ص874باب استعارۃ القلائد)

ان میں سے پہلی دوروایتوں میں قلادہ "پٹہ" کے معنی میں اور آخری روایت میں "ہار" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا معنی صرف پٹہ کرنا دجل اور بددیانتی ہے۔ حجۃ اللہ فی الارض رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تقلید "قلادہ" سے ہے۔ اگر جانور کے گلے میں ہو تو "پٹہ" اور اگر انسان کے گلے میں ہو تو "ہار" کہلاتا ہے۔ اب جانور جانوروں والا معنی کرتے ہیں اور انسان انسانوں والا۔ ع پسند اپنی اپنی نظر اپنی اپنی

فائدہ نمبر 1:

اگر تقلید کا معنی "پٹہ" ہی لیا جائے تو لفظِ تقلید باب تفعیل سے ہے جو کہ متعدی ہے، جس کا معنی ہے "پٹہ ڈالنا" اور پٹہ آدمی ہمیشہ دوسرے کے گلے میں ڈالتا ہے، اپنے گلے میں کبھی نہیں ڈالتا۔ تو ہم مقلد غیر مقلدین کے گلے میں پٹہ ڈالنے والے ہیں اور ہار بندہ کبھی دوسرے کے گلے میں ڈالتا ہے اور کبھی اپنے گلے میں۔

عرف عام میں انسان کے اوصاف کو بیان کرنے کیلئے کسی جانور سے تشبیہ دی جاتی ہے؛ بہادر کو شیر، تیز کو چیتا، سست کو گینڈا، سست رفتار کو کچھوا، تیز رفتار اور اچھلنے والے کو خرگوش، چالاک کو لومڑی، بزدل کو گیدڑ اور بے وقوف کو گدھا کہتے ہیں۔ غیر مقلدین بے وقوف یعنی گدھے ہیں۔

وجہ تشبیہ: قرآن کریم میں ہے:

الَّذِینَ هُمۡ فِی صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُون (المؤمنون:2)

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **مخبتون متواضعون لایلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ** (تفسیر ابن عباس: ص212)

یعنی نماز میں رفع یدین کرنا خشوع کے خلاف ہے اور دوسری آیت میں ہے:

وَإِنَّہَا لَکَبِیرَةٌ إِلَّا عَلَی الۡخَاشِعِینَ (البقرہ:45)

نماز خاشعین کے علاوہ دوسرے لوگوں پر بھاری ہے۔

(1): گدھے کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی ہیں، جب پیٹھ پر وزن آئے تو ٹانگیں چوڑی ہو جاتی ہیں اور کھل جاتی ہیں۔ غیر مقلدین کی ٹانگیں ٹھیک ہوتی ہیں لیکن جب رفع الیدین والی نماز کا بوجھ آتا ہے تو ٹانگیں کھل جاتی ہیں۔

(2): گدھے کی پشت پر پانچ من گندم لادو تو وہ اٹھالے گا لیکن اگر سر پر ایک چھوٹا سا کپڑا رکھ دو تو فوراً سر جھٹک کر گرا دے گا۔ غیر مقلد چار پانچ کپڑے جسم پر اٹھالے گا مگر سر پر ایک چھوٹی سی ٹوپی بھی نہ رکھے گا۔

فائدہ نمبر 2:

غیر مقلد "قلادہ" کے ایک معنی پر زور دیتا ہے، دوسرا معنی جہالت کی وجہ سے جانتا نہیں یا ضد کی وجہ سے مانتا نہیں۔ بالکل اسی طرح منکر

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی موت کے ایک ہی معنی "خروج روح" پر زور دیتا ہے دوسرا معنی "حبس روح" والا جہالت کی وجہ سے جانتا نہیں یا ضد کی وجہ سے مانتا نہیں اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ دونوں معنی جانتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں۔ موت کا معنی قبض ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ (صحیح البخاری: رقم الحدیث 595) اور قبض کی دو صورتیں ہیں: (1) حبس اور (2) خروج، نبی کے لیے "حبس روح" اور امتی کے لیے "خروج روح"۔

تقلید کا اصطلاحی معنیٰ:

1: التقلید اتباع الانسان غیرہ فیما یقول او یفعل معتقدا للحقیة من غیر نظر الی الدلیل کأنَّ هذا المتَّبِعَ جعل قولَ الغیر او فعلَه قلادةً فی عنقه من غیرِ مطالبةِ دلیل.

(کشاف اصطلاحات الفنون ج2 ص1178، التعاریف للمناوی ص199)

2: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلادے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

(الاقتصاد از حضرت تھانوی رحمہ اللہ ص10)

3: متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تقلید کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں:

مسائل اجتہادیہ میں غیر مجتہد کا ایسے مجتہد کے مفتیٰ بہ مسائل کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی سے ثابت ہو اور اس کا مذہب اصولاً و فروعاً مدون ہو کر مقلد کے پاس تواتر کے ساتھ پہنچا ہو۔

فوائد قیود:

نمبر 1: مسائل شرعیہ دو قسم کے ہیں:

(1): واضح، (2): غیر واضح (اجتہادی)

غیر واضح کی کئی اقسام ہیں:

قسم نمبر 1: غیر منصوصہ

مثال نمبر 1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (المائدہ: 90)

یہاں شراب منصوص ہے اور بھنگ غیر منصوص۔

مثال نمبر 2: مکھی کھانے میں گر جائے تو کیا کریں؟ یہ حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً.

(صحیح البخاری: کتاب الطب باب إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ ج2 ص860)

لیکن اگر مچھر وغیرہ گر جائے تو اس کا حکم مذکور نہیں، لہذا مچھر کا حکم یہاں غیر منصوص ہے۔

قسم نمبر 2: منصوصہ متعارضہ

مثال نمبر 1: بیوہ کی عدت

1: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (البقرۃ: 234)

2: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ (البقرۃ: 240)

مثال نمبر2: مسئلہ آمین

1: عن وائل بن حجر قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ و سلم قرأ (غیر المغضوب علیہم ولا الضالین) فقال آمین ومد بہا صوتہ.

(جامع الترمذی: ج1 ص57 باب ماجاء فی التامین)

2: عن علقمة بن وائل عن أبیہ أن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قرأ (غیر المغضوب علیہم ولا الضالین) فقال آمین وخفض بہا صوتہ. (جامع الترمذی: ج1 ص58 باب ماجاء فی التامین)

قسم نمبر3: مسائل منصوصہ مجملہ

مثال نمبر1:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ الآية. (المائدۃ:6)

مثال نمبر2:

عن ابن مسعود: أن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال إذا رکع أحدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعہ وذلک أدناہ وإذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الأعلی ثلاث مرات فقد تم سجودہ وذلک أدناہ.

(جامع الترمذی: ج1 ص60 باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

قسم نمبر4: مسائل منصوصہ محتملۃ المعانی

مثال نمبر1: معنی قروء

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ. (البقرۃ:228)

مثال نمبر2:

عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر وسنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب إن الناس قد استعجلوا فی أمر قد کانت لهم فیہ أناة فلو أمضیناہ علیهم فأمضاہ علیهم.

(صحیح مسلم ج1 ص477 باب طلاق الثلاث)

قال النووی: فالأصح أن معناہ أنہ کان فی أول الأمر اذا قال لها أنت طالق أنت طالق ولم ینو تأکیداً ولا استئنافاً یحکم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستئناف بذلک فحمل علی الغالب الذی هو ارادة التأکید. (شرح النووی: ج1 ص478)

قسم نمبر5: مسائل منصوصہ غیر متعینۃ الاحکام

یعنی مسئلہ نص میں ہو مگر اس کا حکم (فرض، واجب وغیرہ) نص میں نہ ہو، مجتہد حکم بیان کرتا ہے اور مقلد اس حکم میں تقلید کرتا ہے۔

مثال نمبر1:

(1) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ. (سورۃ المائدۃ:6)

(2) وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا. (سورۃ المائدۃ:2)

مثال نمبر2:

(1) إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا...... وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(صحیح البخاری: ج:1: ص:101 باب إِیجَابِ التَّکْبِیرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلَاۃِ)

(2) سَوُّوا صُفُوفَكُم. (صحیح البخاری: ج1 ص100 باب اقامة الصف من تمام الصلاۃ)

تو تقلید ان پانچ قسم کے مسائل اجتہادیہ میں ہو گی۔

نمبر2: تقلید غیر مجتہد کرتا ہے، مجتہد پر کسی کی تقلید واجب نہیں۔ جس طرح نبی پر کسی کا کلمہ پڑھنا فرض نہیں ہوتا کیونکہ وہ خود نبی ہوتا ہے۔

نمبر3: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مجتہد ہونا دلیل شرعی (قرآن، حدیث، اجماع) سے ثابت ہو۔

قرآن: جیسے حضرت داوٗد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا مجتہد ہونا۔

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا. (الانبیاء:78،79)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر کے موقع پر اجتہادی رائے دینا۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (الانفال:67)

قال عمر: وافقت ربی فی ثلاث فی مقام إبراهیم وفی الحجاب وفی أساری بدر. (صحیح مسلم: باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ)

عن أنس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه: وافقت ربی فی ثلاث قلت یا رسول الله هذا مقام إبراهيم لو اتخذناه مصلى فأنزل الله تعالى ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وقلت یا رسول الله لو حجبت نساءك فإنه يدخل عليك البر والفاجر فأنزل الله آية الحجاب ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وقلت فی أساری بدر اضرب أعناقهم فاستشار أصحابه فأشاروا عليه بأخذ الفداء فأنزل الله ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ الآية.

(المعجم الصغیر للطبرانی: ج2 ص110)

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مجتہد ہونا، چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو فرمایا:

كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلاَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلاَ آلُو. فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ.(سنن ابی داود: باب اجتہاد الرای فی القضاء)

اجماع: ائمہ اربعہ کا مجتہد ہونا۔

نمبر4: تقلید مفتیٰ بہا مسائل واقوال میں ہوگی، غیر مفتی بہا کا احترام ضروری مگر تقلید مفتیٰ بہا میں ہی میں ہوگی۔ جس طرح ضعیف احادیث کا احترام ضروری مگر ضعیف کے مقابلے میں عمل صحیح پر، منسوخ احادیث کا احترام ضروری مگر عمل ناسخ پر۔

نمبر5: بلا مطالبہ دلیل تسلیم کرنا۔ تقلید نام ہے بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا۔ یعنی مجتہد کے پاس دلیل موجود ہوتی ہے لیکن مقلد دلیل کا مطالبہ نہیں کرتا۔

نمبر6: تقلید ایسے مجتہد کی ہوگی جس کا مذہب اصولاً وفروعاً مدون ہو، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بہت سارے حضرات مجتہد تھے مگر ان کا مذہب مدون نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تقلید نہیں کی جاتی۔

نمبر7: مجتہد کا مذہب تواتر کے ساتھ مقلد کے پاس پہنچا ہو اور تواتر میں سند کی ضرورت نہیں ہوتی۔

1: قال الحافظ ابن حجر: والمتواتر لا يبحث عن رجاله، بل يجب العمل به من غير بحث. (شرح نخبۃ الفکر: ص29)

2: قال السیوطی: المتواتر فإنه صحيح قطعا ولا يشترط فيه مجموع هذه الشروط. (تدریب الراوی: ص34)

3: قال محمد بن ابراهيم الشهير بابن الحنبلي الحنفي: ومن شانه ان لا يشترط عدالة رجاله بخلاف غيره. (قفو الاثر: ص46)

فقہ کو بھی تواتر کا درجہ حاصل ہے، لہذا اس کی سند کا مطالبہ کرنا اصول سے جہالت کی دلیل ہے کیونکہ تواتر کے بعد سند کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔

نمبر۲: دلائل تقلید

تقلید مطلق کے دلائل

آیات قرآنیہ:

آیت نمبر1:

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (سورۃ الفاتحۃ)

کہ اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

☆ صراط مستقیم کی تفسیر "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" سے کی ہے نہ کہ "صراط القرآن والحدیث" سے، "صراط اهل العلم و العمل" سے کی ہے نہ کہ "صراط العلم" سے اور یہی تقلید ہے۔

☆ "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" میں چار شخصیات ہیں کما قال تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (سورۃ النساء:69)

آیت نمبر2:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الآية (سورۃ النساء:59)

اولی الامر سے مراد "فقہاء" ہیں۔

1: روی عن جابر بن عبداللہ و ابن عباس روایة، و الحسن و عطاء و مجاهد انهم اولو الفقه والعلم.

(احکام القرآن للجصاص ج2 ص298)

2: عن معاوية بن صالح، عن على بن أبي طلحة، عن ابن عباس قوله: وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يعنى: اهل الفقه والدين

(تفسیر ابن ابی حاتم ج3 ص69)

فائدہ: قال الحاكم: تفسير الصحابي الذى شهد الوحى و التنزيل عند الشيخين حديث مسند. (مستدرک الحاکم: ج2 ص383)

اعتراض: آیت کا یہ حصہ ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ تقلید کی تردید کرتا ہے۔

جواب:

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

و قوله تعالىٰ عقيب ذلك ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ يدل على ان اولى الامر هم الفقهاء لانه امر سائر الناس بطاعتهم ثم قال: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ﴾ فامر اولى الامر برد المتنازع فيه الى كتاب الله و سنة نبيه اذا كانت العامة و من ليس من اهل العلم ليست هذه منزلتهم لانهم لا يعرفون كيفية الرد الى كتاب الله و السنة و وجوه دلائلهما على احكام الحوادث فثبت انه خطاب للعلماء

(احکام القرآن للجصاص ج2 ص299)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

و الظاهر انه خطاب مستقل موجه للمجتهدين. (تفسیر فتح البیان ج2 ص308 بحوالہ تقلید کی شرعی حیثیت ص18)

آیت نمبر3:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ. (سورۃ النساء:83)

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أن العامی علیه تقلید العلماء فی أحکام الحوادث (احکام القرآن للجصاص ج2 ص305)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

فی الآیۃ اشارۃ الی جواز القیاس (فتح البیان ج2 ص330)

سوال: یہ آیت جنگ کے بارے میں ہے۔

جواب: العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب. (کشف الاسرار: باب حکم الاجماع 3/ 376، تفسیر القرطبی: سورۃ الاعراف، الایۃ 31)

کہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوگا نہ کہ سببِ نزول کے خاص واقعہ کا۔

آیت نمبر4:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. (التوبہ:122)

امام ابو بکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فأَوْجَبَ الحَذَرَ بإنذارهم وأَلْزَمَ المُنذَرِينَ قُبولَ قولِهِمْ. (احکام القرآن للجصاص ج2 ص304)

آیت نمبر5:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل:43)

علامہ آلوسی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

واستدل بها أيضا على وجوب المراجعة للعلماء فيما لا يعلم وفى الإكليل للجلال السيوطى أنه استدل بها على جواز تقليد العامى فى الفروع (روح المعانی ج8 ص148)

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر1:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ. (صحیح البخاری: ج2 ص1092 باب أجر الحاکم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ)

حدیث نمبر2:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِى إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِى بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلاَ فِى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِى وَلاَ آلُو. فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم صَدْرَهُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِى رَسُولَ اللَّهِ. (سنن ابی داؤد ج2 ص149 باب اجتہاد الرای فی القضاء)

تصحیح الحدیث:

1: قال ابن عبد البر: وحدیث معاذ صحیح مشهور (جامع بیان العلم: ج2ص94)

2: قال ابن تیمیة: بإسناد جید. (مقدمہ فی التفسیر لابن تیمیہ: ص93)

3: قال ابن القیم: وهذا إسناد متصل ورجاله معروفون بالثقة (اعلام الموقعین: ج1ص202)

فوائد حدیث:

نمبر1: حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا، معلوم ہوا کہ ہر بندہ قرآن وحدیث خود نہیں سمجھ سکتا۔

نمبر2: "فان لم تجد" اور "فان لم یکن" میں فرق۔

نمبر3: اس میں پرویزیت اور غیر مقلدیت کی تردید ہے۔

نمبر4: اس حدیث میں اجتہاد کے جواز کی دلیل ہے۔

نمبر5: "فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره" آپ نے بغیر کسی واسطہ سینے پر ہاتھ مارا اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی چادر پر ہاتھ لگایا جیسا کہ روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. (صحیح البخاری: باب حفظ العلم)

اور ان دونوں میں فرق واضح ہے۔

نمبر6: اجتہاد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا شکر ادا فرمایا۔

حدیث نمبر3:

قَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ « أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِى فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ ».

(سنن ابی داؤد: کتاب السنۃ- باب فی لزوم السنۃ)

تحقیق السند:

1: قال الترمذی: هذا حدیث صحیح (جامع الترمذی: باب ما جاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع)

2: قال الحاکم: هذا حدیث صحیح لیس له علة (مستدرک الحاکم: ج1ص177 رقم الحدیث329)

3: قال الذهبی: صحیح لیس له علة (التلخیص علی المستدرک: ج1ص177 رقم الحدیث329)

چند فوائد:

1: خلیفہ راشد کی سنت اور اجتہاد میں فرق

2: بیک وقت خلیفہ راشد ایک ہوتا ہے

3: "تمسکوا بها" فرمایا "تمسکوا بهما" نہیں فرمایا

حدیث نمبر4:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

(جامع الترمذی: باب ماجاء فی افتراق الامۃ)

تحقیق السند:

1: قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب مفسر. (جامع الترمذی: ج ص باب ماجاء فی افتراق الامۃ)

2: قال الالبانی: حسن (جامع الترمذی باحکام الالبانی: تحت ح2641)

حدیث نمبر5:

عن علی قال قلت: يا رسول الله إن نزل بنا أمر ليس فيه بيان أمر ولا نهي فما تأمرنا قال تشاورون الفقهاء والعابدين ولا تمضوا فيه رأي خاصة.

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص172 رقم الحدیث1618)

تحقیق السند:

قال الطبرانی: لم يرو هذا الحديث عن الوليد بن صالح إلا نوح. (المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص172 رقم الحدیث1618)

اما الوليد بن صالح فقد ذكره ابن حبان فی الثقات (کتاب الثقات: ج5 ص491 ،ج7 ص551)

واما نوح بن قيس فقد وثقه يحيى بن معين (لسان المیزان: ج7 ص415)

ولذا قال الهيثمی بعد ان اورده: رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله موثقون من أهل الصحيح. (مجمع الزوائد: ج1 ص179)

حدیث نمبر6:

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ -صلى الله عليه وسلم- لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ « مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ».

(سنن ابی داؤد: کتاب العلم - باب الحث علی طلب العلم)

تحقیق السند:

1: قال المناوی: هو حديث صحيح. (فیض القدیر: ج4 ص504)

2: قال ابن الملقن: هَذَا الحَدِيث صَحِيح (البدر المنیر: ج7 ص687)

3: قال الهيثمی: رجاله موثقون (مجمع الزوائد: ج1 ص335)

تقلید شخصی کے دلائل

آیت کریمہ:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (لقمان:15)

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ أي اتبع دين من أقبل إلى طاعتي وهو النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه وقيل من أناب إلي يعني أبابكر الصديق. (تفسیر الخازن ج3 ص471)

فائدہ: سبیل صیغہ واحد ہے، جو کہ تقلید شخصی پر دال ہے۔

احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

(صحیح البخاری ج1 ص516 باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیل)

حدیث نمبر 2:

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ. (صحیح البخاری ج2 ص997 باب المیراث ابنۃ ابن مع ابنۃ)

حدیث نمبر 3:

عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ، عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ، عَنِ الْفِقْهِ فَلْيَأْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ، عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَاسِمًا.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج17 ص484 باب ما قالوا فیمن یبدا بہ فی الاعطیۃ، اسنادہ صحیح)

نمبر۳: تقلید پر ہونے والے شبہات کے جوابات

شبہ نمبر 1: قرآن کریم میں ہے: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا. (المائدۃ:3)

توجب دین مکمل ہو گیا تو تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ نیز فقہ حنفی تکمیل دین کے خلاف ہے۔

جواب:

1: مراد اصول کی تکمیل ہے۔

2: تکمیل کا عرفی معنیٰ مراد ہے، جس طرح کے الیوم کا عرفی معنیٰ مراد ہے۔

3: اگر تکمیل ہو گئی تو جو آیات اس کے بعد نازل ہوئیں اور جو ارشادات پیغمبر علیہ السلام نے فرمائے کیا وہ دین کا حصہ نہیں ہوں گے ؟!

شبہ نمبر2: قرآن کریم میں لفظ "تقلید" نہیں، اگر تقلید واجب ہوتی تو یہ لفظ قرآن میں ضرور ہوتا۔

جواب: قرآن مجید میں "تقلید" کا لفظ نہیں تقلید کا معنیٰ ہے، جس طرح "توحید" کا لفظ نہیں توحید کا معنیٰ ہے۔جب فن ایجاد ہوتا ہے تو اصطلاحات ایجاد ہوتی ہیں جس طرح اصطلاحات نحو وصرف وغیرہ۔

شبہ نمبر3: قرآن کریم کی کئی آیات میں بڑوں کی تقلید سے روکا گیا اور اس کی مذمت کی گئی ہے۔ مثلاً

1: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (البقرۃ:170)

2: وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا (الاحزاب:67)

جواب:

[۱]: پوری آیت یوں ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ﴾

اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آباء واجداد اگر علم وفہم سے عاری اور راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہوں تو ان کے راستے کی اتباع مذموم ہے جبکہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ علم وعقل سے متصف اور راہِ ہدایت پر تھے۔

[۲]: تقلید کی دو قسمیں ہیں: 1: تقلید محمود 2: تقلید مذموم

قرآن وحدیث سمجھنے کے لیے آباء کی بات ماننا یہ تقلید "محمود" ہے اور قرآن وحدیث کے مقابلے میں آباء کی بات ماننا یہ تقلید "مذموم" ہے۔اس طرح کی آیات میں تقلید مذموم کی تردید کرتی ہیں نہ کہ تقلید محمود کی۔

شبہ نمبر4: کیا تقلید خیر القرون میں تھی؟ اگر تھی تو کس امام کی تھی؟

جواب: اعلام الموقعین میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تقریباً 130 حضرات مجتہد تھے، باقی ان کے بتائے ہوئے اجتہادی مسائل کی تقلید کرتے تھے۔

شبہ نمبر5: قرآن کریم میں ہے: هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا (الحج:78) تم کہتے ہو ہم حنفی شافعی وغیرہ ہیں۔

جواب:

[1]: کفار کے مقابلہ میں ہم "مسلمان"، اہل بدعت کے مقابلے میں ہم "اہلسنت والجماعت" اور اجتہادی اختلاف میں ہم "حنفی" ہیں۔ جس طرح بیرون ملک میں ہم پاکستانی ہیں اور اندرون ملک میں پنجابی، سندھی، بلوچی، اور صوبائی سطح پر ضلع وغیرہ کا نام۔ تو قرآن مجید میں "مسلمین" بمقابلہ "کافرین" ہے نہ کہ بمقابلہ حنفی وشافعی۔

[2]: اگر خود کو حنفی کہنا غلط ہے تو محمدی، سلفی، اثری کیوں کہتے ہو!

شبہ نمبر6: ایک مسئلہ میں چار ائمہ کا اختلاف ہو جائے تو چاروں حق پر کیسے ہوتے ہیں؟ حالانکہ حق ایک ہوتا ہے۔

جواب:

[۱]: یہ حق بمقابلہ "خطاء" ہے نہ کہ بمقابلہ "باطل" جس میں حق پر اجران اور خطاء پر اجر واحد ملتا ہے۔ کما جاء فی الحدیث:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ (صحیح البخاری: باب أجر الحاکم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ)

[۲]: عنداللہ حق ایک ہے اور عندالناس چاروں حق ہیں۔ مثال: تحری قبلہ۔

[۳]: یہ اختلاف اجتہادی مسائل میں ہے جو معیوب نہیں۔ اسکی مثالیں:

مثال 1: وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا. (الانبیاء:78،79)

مثال 2: غزوہ خندق کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمْ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ. (صحیح البخاری: ج2 ص591 باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة الخ)

مثال 3: عن أبي سعيد: أن رجلين تيمما وصليا ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ أحدهما وعاد لصلاته ما كان في الوقت ولم يعد الآخر فسألا النبي صلى الله عليه وسلم فقال للذي لم يعد أصبت السنة وأجزأتك صلاتك وقال للآخر أما أنت فلك مثل سهم جمع. (سنن النسائی ج2 ص74،75 باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلوٰة)

شبہ نمبر 7: فقہ حنفی کے بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے۔

جواب:

[۱]: ایک مجتہد دوسرے مجتہد سے اختلاف کرے یہ جائز ہے جس طرح حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کا اجتہادی اختلاف۔ غیر مجتہد کا مجتہد سے اختلاف کرنا جائز نہیں۔

[۲]: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول حقیقت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے رد المحتار کے مقدمہ میں فرمایا کہ ایک مسئلہ میں امام صاحب کا ایک قول ہو اور آپ کے شاگردوں کا کوئی دوسرا قول اس کے خلاف ہو تو وہ شاگردوں کا قول دراصل آپ ہی کا قول ہوتا ہے، شاگردوں کی طرف نسبت محض رائے کی موافقت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ فِي الْوَلْوَالِجِيَّةِ مِنْ كِتَابِ الْجِنَايَاتِ قَالَ أَبُو يُوسُفَ: مَا قُلْتُ قَوْلًا خَالَفْتُ فِيهِ أَبَا حَنِيفَةَ إِلَّا قَوْلًا قَدْ كَانَ قَالَهُ...

وَفِي آخِرِ الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ: وَإِذَا أَخَذَ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَعْلَمُ قَطْعًا أَنَّهُ يَكُونُ بِهِ آخِذًا بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ رَوَى عَنْ جَمِيعِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْكِبَارِ كَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَزُفَرَ وَالْحَسَنِ أَنَّهُمْ قَالُوا: مَا قُلْنَا فِي مَسْأَلَةٍ قَوْلًا إِلَّا وَهُوَ رِوَايَتُنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَقْسَمُوا عَلَيْهِ أَيْمَانًا غِلَاظًا فَلَمْ يَتَحَقَّقْ إِذًا فِي الْفِقْهِ جَوَابٌ وَلَا مَذْهَبٌ إِلَّا لَهُ كَيْفَ مَا كَانَ.

(رد المحتار: ج1 ص159 مطلب صح عن الامام انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی)

شبہ نمبر 8: قرآن کریم میں ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر:7)

اگر تقلید بھی ضروری ہوتی تو اس میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہوتا۔

جواب:

1: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم الآية (النساء: 59) اور وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (لقمان:15) میں مجتہدین کی بات ماننے کا بھی حکم ہے۔

2: نیز جس پیغمبر کی بات ماننے کا حکم اسی آیت میں ہے اسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

عن علی قال قلت: یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نہی فما تأمرنا قال تشاورون الفقہاء والعابدین ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ (المعجم الاوسط للطبرانی: ج1 ص441 رقم الحدیث 1618)

شبہ نمبر 9: قرآن کریم میں ہے: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران:103) چار ائمہ نے دین کو چار ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے، ایک اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ تقسیم تقلید ہی کا ثمرہ ہے۔

جواب: تمام ائمہ کی منزلِ مقصود اسلام ہے۔ یہ چار فقہیں تو بمنزلہ راستہ کے ہیں۔ منزل تک پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ نیز اگر ان چار ائمہ کی تقلید سے آزادی دیدی جائے تو پھر ہر بندہ مستقل فرقہ ہو گا۔

شبہ نمبر 10: کیا قرآن وحدیث میں ان چار ائمہ کی متعلق کہا گیا ہے کہ ان کی تقلید کرو؟

جواب:

1: نفس تقلید کا حکم ہے جو بھی مجتہد میسر ہو جیسے جماعت کا حکم ہے جو بھی امام میسر ہو، قراءت کا حکم ہے جو بھی قاری میسر ہو۔

2: ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم کہاں ملا ہے اور سات قراتوں میں سے ایک قرأت پر تلاوت کرنے کا حکم کہاں ہے؟

شبہ نمبر 11: ان چار ائمہ سے پہلے لوگ کس کے مقلد تھے؟

جواب: مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی، مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی، کوفہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی، بصرہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اور یمن میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تقلید ہوتی تھی۔ اس دور میں مقلد تھے تقلید کا لفظ نہیں تھا۔

شبہ نمبر 12: جب مجتہدین کئی گزرے ہیں تو تقلید ان چار ہی کی کیوں؟

جواب: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تقلید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ. (لقمان:15)

اتباعِ سبیل کیلئے علمِ سبیل ضروری ہے اور ائمہ اربعہ کے علاوہ کسی مجتہد کے مسائل جزئیات وفروعات مدون نہیں۔

شبہ نمبر 13: ان چار میں سے صرف ایک ہی کی تقلید کیوں؟

جواب: تاکہ مذہبی آزادی کے نام پر فساد نہ ہو اور عبادات میں خلل نہ آئے۔ مثال ایک بندہ کے جسم سے خون نکل آئے اور وہ کہے کہ میں اس مسئلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں، اسکے بعد عورت کو چھوئے اور کہے کہ میں اس مسئلے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیتا ہوں۔

شبہ نمبر 14: ان چار ائمہ میں سے صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کیوں کرتے ہو جبکہ حق سب کو کہتے ہو؟

جواب:

1: امام صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا، روایات سنی۔

2: آپ کی فقہ شورائی ہے۔

3: آپ مدونِ اول ہیں۔

4: آپ عجمی ہونے کے ساتھ ماہرِ عربی ہیں۔

5: عرب وعجم کے سنگم "کوفہ" میں ہیں۔

شبہ نمبر15: شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ھذہ المسئلۃ ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفۃ. (تقریر ترمذی: ص36)

جواب:

1: حق کبھی بمقابلہ باطل ہوتا ہے اور کبھی بمقابلہ خطاء، یہاں بمقابلہ خطاء ہے جس میں ایک اجر ضرور ہے۔

2: عقیدت میں اجر کو اجر ان پر ترجیح دی ہے۔ مثال مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کے برابر۔ لیکن بندہ مسجد نبوی میں جاتا ہے اور عقیدت کی وجہ سے اجر ان کو چھوڑ دیتا ہے۔

شبہ نمبر16: غیر مقلدین کہتے ہیں کہ شوافع بھی رفع یدین کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ شوافع کو اجر ملے گا غیر مقلدین کو نہیں ملے گا۔ رفع یدین تو دونوں کا ایک ہے، ایک درست دوسرا غلط کیوں؟

جواب:

1: ماہر غیر ماہر کا فرق ہے۔ مثلاً ایک ڈاکٹر ماہر ہے اور ایک عطائی ہے۔ اگر ماہر آپریشن کرے اور مریض ٹھیک ہو جائے تو اس کے لیے اجر ان ہیں اور اگر ٹھیک نہ ہو تو اجر کا مستحق بہر حال ہے بخلاف عطائی کے کہ اگر اس کا آپریشن ناکام ہو جائے تو اس کو سزا ملتی ہے اور اگر ٹھیک بھی ہو جائے تب بھی قابل گرفت ہے۔ یہی حال شوافع اور غیر مقلدین کا ہے۔ شوافع ماہر مجتہد کے اجتہاد پر عمل پیرا ہیں جن کے لیے اجر تو بہر حال ہے اور غیر مقلدین کا مسئلہ اگر ظاہرا شوافع سے ملتا ہے لیکن عطائی ڈاکٹر کی طرح قابل مواخذہ ہیں۔

2: شوافع دیانت دار ہیں جبکہ غیر مقلد بد دیانت ہیں۔

اصول: ایک مسئلہ میں دو حدیثیں ہوں اور فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں تو مسئلہ حدیث کا اور فیصلہ نبی کا ورنہ مسئلہ فقہ کا اور فیصلہ مجتہد کا۔

شبہ نمبر17: احناف حضرات کہتے ہیں رفع یدین منسوخ ہے۔ جب منسوخ ہے تو شوافع کو منسوخ پر عمل کرنے سے اجر کیوں ملتا ہے؟

جواب: منسوخ کی دو قسمیں ہیں: (1): منسوخ منصوص، (2): منسوخ اجتہادی

منسوخ منصوص: جیسے کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا (سنن ابن ماجہ ص112 باب ماجاء فی زیارۃ القبور)

منسوخ اجتہادی: جیسے الوضوء مما مست النار.

اگر منسوخ منصوص ہو تو عمل کرنے پر اجر نہیں، اگر اجتہادی ہو تو دو شرطوں کے ساتھ اجر ہے:

1: عمل کرنے والا مجتہد ہو 2: مقلد ہو

شبہ نمبر18: فقہ بدعت ہے کیونکہ بعد کی پیداوار ہے۔

جواب: دورِ نبوت میں موجود تھی مگر ظاہر امام صاحب کے دور میں ہوئی۔

نمبر۴: ترک تقلید کے نقصانات

دنیاوی: تقلید نہ کریں تو دنیا میں دین پر عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

1: بیمار کو خون دینا قرآن وحدیث میں نہیں ہے، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو باپ جائے گا۔

2: ٹیلی فون پر نکاح قرآن وحدیث میں نہیں، تقلید کرے گا تو ایمان جائے گا نہ کرے گا تو جان (لڑکی) جائے گی۔

قبر:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ (صحیح البخاری ج1 ص178 باب المیت یسمع خفق النعال)

قوله لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ای لا علمت بنفسك بالاستدلال و لا تلوت القرآن او المعنی لا اتبعت العلماء بالتقلید فیما یقولون (حاشیۃ صحیح البخاری: ج1 ص178)

اخروی عذاب وعتاب:

قال اللہ تعالیٰ: وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (سورۃ الملک: 10)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م1239ھ) فرماتے ہیں: بعض حضرات مفسرین کرام نے نسمع کو تقلید پر اور نعقل کو تحقیق واجتہاد پر محمول کیا ہے۔ ان دونوں لفظوں سے یہی مراد ہے کہ یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔ (تفسیر عزیزی اردو ج3 ص23)

تقلید شخصی کو ترک کرنے کے نقصانات:

ووجهه انه لو جاز اتباع أي مذهب شاء لا فضى إلى ان يلتقط رخص المذاهب متبعا هواه ويتخير بين التحليل والتحريم والوجوب والجواز وذلك يؤدي إلى انحلال ربقة التكليف بخلاف العصر الاول فانه لم تكن المذاهب الوافية بأحكام الحوادث مهذبة وعرفت: فعلى هذا يلزمه ان يجتهد في اختيار مذهب يقلده على التعيين.

(المجموع شرح المہذب ج1 ص498، 499 فصل۔ فی آداب المستفتی وصفتہ واحکامہ)

اب اگر تقلید مطلق کا دروازہ کھول دیا جائے اور لوگ مجتہدین کے ایسے ایسے مسائل تلاش کر کے ان کی تقلید شروع کر دیں تو اس کا نتیجہ بلاشبہ وہی ہو گا جسے علامہ نووی رحمہ اللہ نے شرعی احکام کی پابندیوں کے بالکل اٹھ جانے سے تعبیر کیا ہے۔ مثلاً:

[1]: امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

(شرح مسلم للنووی: ج1 ص158 باب الوضوء من لحوم الابل)

جبکہ احناف کے ہاں وضوء نہیں ٹوٹتا۔

[2]: امام شافعی کے نزدیک (ایک قول کے مطابق) بیوی کو مطلقاً ہاتھ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ (بذل المجہود للسہارنفوی: ج1 ص107)

جبکہ احناف کے ہاں نہیں ٹوٹتا۔

[3]: جسم سے خون نکل کر بہہ پڑے تو احناف کے نزدیک وضوء ٹوٹ جاتا ہے جبکہ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک وضوء نہیں ٹوٹتا۔

(بذل المجہود: ج1 ص121)

[4]: امام احمد بن حنبل کے نزدیک ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

(الحاشیۃ الشریفیۃ علی المشکوٰۃ للسید الشریف الجرجانی: ج1 ص277 مکتبۃ البشریٰ)

جبکہ احناف کے ہاں وضوء نہیں ٹوٹتا۔

[5]: احناف کے ہاں نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے جبکہ شوافع کے ہاں نہیں ٹوٹتا۔ (المنتقیٰ شرح الموطا لابی الولید الباجی: ج1 ص51)